Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۱۰ شہادت ۱۳۵۳ھش ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء | نمبر ۷۹

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع تھے

آپؐ نے نوعِ انسانی کیلئے کامل ترین اُسوۂ حسنہ چھوڑا۔ آپؐ کی برکات آج بھی زندہ و تابندہ ہیں

یوم سیرۃ النبیؐ کی مبارک تقریب پر ربوہ کے جلسۂ عام میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر

ربوہ ۔۔۔ ۶ اپریل ۱۹۷۴ء کو یومِ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر ربوہ کے جلسۂ عام میں تقاریر کرتے ہوئے علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتایا کہ ہمارے آقا و مطاع سیدنا و مولانا خاتم النبیین خیر المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے بنی نوع انسان کے ہر حصّہ اور ہر طبقہ کے لئے بہترین اور کامل ترین اُسوۂ حسنہ کے حامل ہیں۔ آپؐ پھولوں کے ایک ایسے گلدستہ کی طرح ہیں جس میں شرفِ انسانیت کی ہر خوبی اور ہر کمال کی مہک اپنے نقطۂ عروج تک پہنچی ہوئی ہے۔ آپؐ کی غیر محدود برکات پہلے کی طرح آج بھی زندہ و تابندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ اور قائم رہیں گی۔ انہی برکات کو دُنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے جس کے ذریعہ آج غلبۂ اسلام کی عظیم مہم دُنیا میں جاری و ساری ہے۔

یہ جلسۂ عام ۶ شہادت ۱۳۵۳ہش بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے سر انجام دیئے۔ خواتین کے لئے بہ رعایت پردہ تقاریر سننے کا اہتمام کیا گیا تھا چنانچہ وہ بھی سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس محفل سے مستفید ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا گیا جو مکرم حافظ سمیع اللہ صاحب نے کی بعد ازاں مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنایا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب صدرِ جلسہ نے مختصر طور پر اس جلسہ کی غرض و غایت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ دَور میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی، روحانی اور علمی کمالات اور حضورؐ کی تاثیراتِ قدسیہ کو جس رنگ میں پیش کرنے کی ضرورت ہے اسے اِس زمانہ میں سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ نے پیش کیا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اب باقی مسلمان بھائی بھی اسے ایک حد تک اپنا رہے ہیں۔ یہ انقلاب بہت خوش آئند ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ کا ذکر کرنے اور پھر اسے اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

صاحبِ صدر کی تقریر کے بعد مکرم ملک لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان نے مختلف مثالیں دے کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ میں سے تواضع و انکساری کے پہلو کو واضح کیا۔ عزیز عبد الخالق صاحب خالد نے "حضورؐ کا اپنے مخالفین سے حُسنِ سلوک" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سابق مبلغ افریقہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حاکم و محکوم کے لئے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؐ پہلے محکوم رہے اور پھر مدنی زندگی میں حاکم بن گئے۔ اِن دونوں دَوروں میں حضورؐ نے ہمارے لئے ایسا اُسوہ چھوڑا ہے جسے اگر دُنیا آج اختیار کرلے تو اس میں ہر طرف امن و امان اور محبّت و آشتی کا دَور دَورہ ہو سکتا ہے۔ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے بیوگان اور یتامیٰ پر حضورؐ کے احسانات کو حضورؐ کے ارشادات اور حضورؐ کے پاک عملی نمونہ کی روشنی میں بڑے مؤثر رنگ میں واضح فرمایا۔

جلسہ کے آخری مقرر محترم مولانا ابو العطاءؔ صاحب فاضل تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کی تشریح کرتے ہوئے دلنشین پیرایہ میں بتایا کہ دراصل اس الہام میں قرآن مجید کی آیت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيّٖنَ۔ (احزاب)

کی تفسیر کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑھ کر پاک و مطہّر وجود ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے جملہ کمالات و فضائل

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی بیماری کے اثر کی وجہ سے کچھ کمزوری ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ شہادت۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ (بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) بیگم محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کو ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے جو آج جنرل ہسپتال لاہور میں ہوگا۔

احبابِ جماعت خصوصیّت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب سابق مبلغ امریکہ کچھ عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے ان کی شنوائی، بینائی اور گویائی پر اثر ہے۔ اِس وقت وہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے محترمہ سیدہ ڈاکٹر مریم حنا صاحبہ بیگم ڈاکٹر میر نعیم اللہ صاحب مقیم لندن کو ۲ مارچ ۱۹۷۴ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جو حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کا نواسہ اور محترم میر حمید اللہ صاحب کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمود اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، صالح اور با اقبال زندگی دے اور اسے ہر دو خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۲۷ مارچ کو مسجد مبارک ربوہ میں میرے برادرِ نسبتی عزیزم عبد الحی صاحب بشارت ایم۔ اے ابن محترم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ انیسہ مرزا بی۔ اے بنت محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ احمدیہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۰ شہادت ۱۳۵۳ھ

دہریت کی عالمگیر وَبا اور اس کا سدّباب

فی زمانہ مغرب میں عیسائیت کی ناکامی اور بے پناہ مادی ترقی کے نتیجہ میں دہریت کا دور دورہ ہے۔ وہاں بالعموم لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت پر ایمان سے عاری ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اس ورلی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے اور وہ سر تا سر نفسانی خواہشات کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ ہر نفسانی خواہش کو انہوں نے معبود کا درجہ دے چھوڑا ہے اور وہ اسی کے پرستار ہیں۔

خدا تعالیٰ سے بے نیازی اور آخرت فراموشی کی یہ کیفیت دنیا میں پہلی بار رُونما نہیں ہوئی ہے۔ ازمنہ گزشتہ میں بھی مادی آسائشوں کی بھرمار اور عیش کوشی کی بھڑکار کے نتیجہ میں دنیا کے مختلف علاقوں میں بسنے والی اقوام دہریت کے چنگل میں گرفتار ہوتی رہیں اور خدا تعالیٰ انہیں از سرِ نو راہِ ہدایت پر گامزن کرنے کے لئے اپنے ماموروں کو مبعوث کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے کہ متعدد انبیاء کی بعثت اسی لئے ظہور میں آئی کہ جن قوموں کی طرف انہیں مبعوث کیا گیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کر بیٹھی تھیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت کے وقت عرب میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو سرے سے خدا کی ہستی کے ہی منکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور خود خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنی ہستی اور اپنی غیر محدود قدرتوں اور صفات کے جلوے دکھا کر نیز تازہ بتازہ معجزات اور نشانات ظاہر کر کے انہیں دہریت کی لعنت سے نجات بخشی اور اس طرح وہ حقیقی عبودیت کی راہ پہ از سرِ نو گامزن ہونے یعنی تعلق باللہ محبتِ الٰہی اور ایمان بالآخرۃ کی دولت سے مالامال ہو کر دُنیا میں نیکی، پاکیزگی، صلاحیت اور توبۂ نصوح کو فروغ دینے کا وسیلہ بنے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ المؤمنون میں حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت اور طوفانِ نوح کے ذریعہ اُس قوم کی ہلاکت کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ ہم نے قومِ نوح کے بعد کئی اور قومیں پیدا کیں اور ہر قوم میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا جس نے انہیں صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔ ان میں سے جو مالدار اور ہر لحاظ سے مرفع الحال تھے انہوں نے اُس رسول کی اس بناء پر مخالفت کی کہ وہ اِس جہان کی زندگی کے بعد بھی کسی اَور جہان میں دوبارہ زندہ کئے جانے کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ حیاۃ اخروی اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے سرے سے قائل ہی نہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہستیٔ باری تعالیٰ اور حیاۃ الآخرہ کے متعلق اُس رسول کی تعلیم کو جھٹلاتے ہوئے کہا:۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ۝ إِنْ هِيَ
إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوثِينَ ۝ (المؤمنون آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ:۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عقل سے بہت ہی دُور ہے اور ماننے کی بات نہیں۔ زندگی تو صرف ہماری اِس دنیا کی زندگی ہے۔ ہم کبھی مُردہ حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی زندہ حالت میں۔ اور ہم کبھی مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

مادی ترقی اور مادی آسائشوں کی بھرمار کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور حیات الآخرہ کا انکار کرنے والوں کی اِس ظالمانہ روش پر اُس رسول نے خدا تعالیٰ سے فریاد کی تو خدا تعالیٰ نے اُن کے حق میں نزولِ عذاب کی خبر دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ چنانچہ اگلی آیات اسی بیان پر مشتمل ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ
لَيُصْبِحُنَّ نٰدِمِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ
الظّٰلِمِينَ ۝ (المؤمنون آیات ۴۰ تا ۴۲)

ترجمہ:۔ اُس (رسول) نے کہا اے میرے رب ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تُو میری مدد کر (تب خدا تعالیٰ نے) فرمایا یہ لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں شرمندہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان کو ایک عذاب نے پکڑ لیا جس کی پختہ خبر دی گئی تھی اور ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ بنا دیا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ) ظالموں کے لئے خدا کی لعنت مقدّر کر دو۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض اَور قوموں اور ان میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہونے والے مامورین اور ان قوموں کے بُرے انجام کا ذکر کر کے یہ باور کرایا ہے کہ ہر زمانہ میں مشرکین کے علاوہ بعض دہریہ خیال کے لوگ بھی موجود رہے ہیں خدا تعالیٰ اپنے مامور مبعوث کر کے اور انہیں تازہ بتازہ نشان دکھا کر اپنی ہستی اور قدرت کا ثبوت دیتا رہا ہے اور وہ انکار کی صورت میں موردِ عذاب بنتے رہے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مشرکین کے علاوہ بعض لوگ ایسے تھے جو سرے سے خدا کی ہستی کے ہی قائل نہیں تھے اسی لئے وہ اگلے جہان کی زندگی پر اعتقاد نہ رکھتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ
وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدر ہے اسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اسی کا لطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے۔ لیکن ان کو اس بات کا کوئی حقیقی علم نہیں وہ صرف ڈھکوسلے مار رہے ہیں۔

آجکل کے زمانہ میں بھی مغربی دنیا اور اس کے زیرِ اثر مشرقی دنیا کے ایک بڑے حصہ میں دہریت کا دور دورہ ہے۔ جو لوگ محض زبانی اقرار کی حد تک خدا کی ہستی کے قائل ہیں انہوں نے بھی آخرت کو فراموش کر رکھا ہے اور وہ محض دنیا کی زندگی پر راضی ہو کر اسی پہ مطمئن ہو بیٹھے ہیں۔ اگلے جہان کی زندگی اور اسی جہان میں اس کی تیاری کا انہیں بھولے سے بھی خیال نہیں آتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کے ایک بڑے حصہ نے اباحتی زندگی اختیار کر رکھی ہے اور فساد و بگاڑ کی کیفیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ صورتِ حال اِس امر کی آئینہ دار ہے کہ مغربی اقوام اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت کے اُن تازہ بتازہ اقتداری نشانوں سے فائدہ اُٹھا کر جو مامورِ زمانہ امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت سے مسلسل ظاہر ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کی وراء الورا ہستی اور اُس کی غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کا دِل سے اقرار کرتے ہوئے اُس کی طرف رجوع کریں ورنہ بصورتِ دیگر اصلاحِ خلق کی غرض سے عالمگیر عذابِ الٰہی کا آنا ناگزیر ہو گا بالخصوص اِس لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ اِس عذاب کے بارہ میں اہلِ دُنیا کو پہلے سے ہی متنبہ کر دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ جملہ اقوامِ عالم اور بالخصوص مغربی اقوام کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اُٹھا کر خدا تعالےٰ کی ہستی پر زندہ ایمان حاصل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر ایمان لا کر حقیقی اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلال وجمال کے مظہر اتم صلی اللہ علیہ وسلم

محترم عطاء المجیب صاحب راشد صاحب ایم اے سابق مبلغ انگلستان

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک دلکش پہلو یہ ہے کہ آپ کی ذات والا صفات جلال وجمال کا ایک حسین مرقع تھی۔ ہر دو صفات نے ظاہری تضاد کے باوجود کچھ ایسے حسن کے ساتھ آپ کے وجود باجود میں بیک وقت جلوہ گر تھیں کہ آپ کے کردار کے دونوں پہلو اپنی اپنی جگہ پر عدیم النظیر آتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ حبیب خدا فخر دو عالم سیدنا حضرت عربی صلے اللہ علیہ وسلم جلال وجمال کی صفات سے متصف تھے ایک موقع پر فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
(الاحزاب: ۴۶)

کہ اے نبی! ہم نے تجھ کو اس حال میں بھیجا ہے کہ تو دنیا کا نگران بھی ہے۔ مومنوں کو خوشخبری دینے والا بھی ہے اور کفار کو ڈرانے والا بھی ہے۔ اس آیت میں آپ کے بشیر اور نذیر ہونے کے دو منصب بیان ہوئے ہیں جو اصولی طور پر آپ کی صفت جلال وجمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

صفت جلال کا واضح ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ
وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔
(الاحزاب: ۴۷)

کہ تو اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج ہے۔ سورج سے اور بہت سی مشابہتوں کے علاوہ یہاں یہ امر قابل توجہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان روحانیت کا سورج قرار دیا گیا ہے۔ جو عظمت و شوکت اور جلال کا مظہر ہے۔

اس صفت کے بالمقابل آپ کو مظہر جمال ہونے کا بلند مقام بھی حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ
أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
رَحِيمٌ
(التوبہ: ۱۲۸)

کہ اے مومنو! تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔

جلال وجمال کے بلند مقام پر فائز بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں صفات اپنے ماننے والوں میں بھی پیدا فرمائیں اور جلال وجمال سے عدا ہونے والے متبعین نے ان دونوں صفات کو اس خوبی سے اخذ کیا اور اس اہتمام سے اپنایا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ان دو اوصاف کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ (الفتح: ۳۰)

یعنی حضرت محمد مصطفےٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی اور حسن سیرت کا یہ پہلو جو محولہ بالا آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے اس امر کا ثبوت ہے کہ جس مربی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے یہ تربیت حاصل کی اور جس وجود باجود کے رنگ میں وہ رنگین ہوئے وہ خود ان اوصاف کا مرقع اور جلال و جمال کا مظہر اتم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شروع سے لیکر آخر تک ان صفات عالیہ کے جلووں سے بھری پڑی ہے اور آپ کی حیات مبارکہ کا کوئی دور بھی ایسا نہیں جو ان اوصاف کے مظاہر سے تہی دامن ہو

ذرا چشم تصور میں وہ وقت لائیے کہ جب تاجدار مدینہ سیدنا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ مکہ کی بستی میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا باپ اس وقت دنیا میں موجود نہ تھا اس یتیم بچہ کی کس مپرسی کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں دودھ پلانیوالی عورتیں بھی اس کو رد کرتی رہیں اور اس کی کفالت کی ذمہ داری یکے بعد دیگرے مختلف ہاتھوں میں تبدیل ہوتی رہی۔ یہی گوہر کامل جب خلعت نبوت سے سرفراز ہوا اور خاتم النبیین کے بلند منصب پر فائز ہوا تو اپنی تمام تر عاجزی اور خاکساری کے باوصف دنیا کے سامنے ایک پرہیبت جلالی شان میں جلوہ گر ہوا۔ جلال کا ایک مظاہرہ اس وقت ہوا۔ جب آپ کے چچا کفار مکہ کے ہمنوا بنکر آپ کو تبلیغ حق ترک کرنے کی ترغیب دینے کے لئے آئے اور یہ پیشکش کی کہ اگر تم دنیا کے مال و منال یا عالی منصب کے طالب ہو یا بہترین رشتہ کے آرزومند ہو تو یہ سب چیزیں فوری طور پر تمہارے لئے مہیا کر دی جاتی ہیں لیکن تم ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنے اور ہمیں دعوت اسلام دینے سے باز آجاؤ۔ روایات میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہایت جلال سے فرمایا کہ چچا! تم دنیا کی ان معمولی چیزوں کا لالچ دے کر مجھے اپنے کام سے باز رکھنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم اگر تم میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لاکر رکھ دو تو میں اپنے اس فرض سے سرمو انحراف نہیں کر سکتا۔ میں تو یہ کام کرتا چلا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ یا تو اس میں کامیاب ہو جاؤں اور یا اس راستہ میں اپنی جان قربان کر دوں

غزوہ حنین کے واقعہ پر نظر ڈالئے۔ خدا کا یہ عظیم الشان نبی مومنوں کے مختصر سے لشکر کا سربراہ ہے دونوں اطراف سے فوجیں صف آرا ہو چکی ہیں اور معرکہ کارزار گرم ہونے والا ہے۔ کوئی اور قائد ہو تو شاید بے شمار محافظوں کی حفاظت میں میدان جنگ میں حاضر ہو اور پھر سب سے آگے بڑھ کر لڑنے کی شاید ہی کوئی مثال ہو اور یہاں یہ کیفیت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ہی ان سب جنگوں میں جو آپ کو مدافعانہ طور پر لڑنی پڑیں خود بنفس نفیس اپنے صحابہ کی قیادت کی اور اس جنگ کے موقعہ پر تو ایک عجیب جلالی شان دنیا نے دیکھی کہ خدائے بزرگ و برتر کا یہ جری پہلوان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دشمن کو دعوت مبارزت دے۔ آپ اپنی سواری پر دشمن کی جانب بڑھتے ہیں اور بڑی شان سے یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کہ بخدا یہ سچی بات ہے کہ میں خدا کا نبی ہوں اور عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

ہجرت مدینہ کے بعد کا واقعہ ہے کہ قریش کی ایک معزز خاتون فاطمہ مخزومیہ چوری کے جرم میں پکڑی گئی اور قواعد کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹے جانے کا فیصلہ صادر ہوا۔ شرمندگی کے خوف سے قریش چاہتے تھے کہ یہ سزا نافذ نہ ہو سفارش کی غرض سے حضرت اسامہ کو حضور کی خدمت اقدس میں بھیجا گیا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی عزیز اور پیارے تھے۔ حضور نے ان کی بات سنی تو چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ اے اسامہ کیا تم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے بارہ میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اور اسکے بعد نہایت جلال کے ساتھ وہ ارشاد فرمایا جو رہتی دنیا تک عدل و انصاف کی تاریخ کا سرمایہ افتخار رہے گا۔ ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فاطمہ مخزومیہ کا کیا سوال ہے۔

وَاللَّهِ لَوْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

اللہ کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی اس جرم کا ارتکاب کرے تو میں اسکے ہاتھ کاٹ ڈالونگا

آئیے اب ذرا اس جاہ و جلال کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جمال پر ایک نظر ڈالیں اس پہلو میں بھی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی انتہا نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہر جلالی جلوہ میں بھی جمالی رنگ غالب ہے کیونکہ رحمۃ للعالمین کی ذات گرامی صحابہ کرام اور ساری دنیا کے بسنے والوں کے لئے رحمت مجسم تھی۔ آپ نے انسانیت کے لئے ایسا درد مند دل پایا تھا جس کی مثال نہیں زندگی کے واقعات پر ایک ایک کر کے نظر ڈالیں تو یوں لگتا ہے کہ محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری حیات مستعار انسانیت کی خدمت اور محبت میں صرف کر ڈالی۔ کمزوروں کی امداد، حاجت مندوں کی حاجت روائی غریبوں کی اعانت اور محتاجوں کی دستگیری آپ کا طریق تھا۔ ہر کوئی اپنی حاجت لے کر آپ کے پاس آتا اور کوئی مقصود پا کر لوٹتا۔ جود و سخا اور بخشش آپ کا نمایاں وصف تھا۔ دوسروں کی جھولی کو بھر کر عین راحت محسوس فرماتے جب کہ ایسا بھی ہوتا کہ خود اپنے گھر میں کئی کئی دن فاقہ سے گذر جاتے۔ جود و سخا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی یہ تنگدستی آپ کے لئے باعث فخر تھی۔ لطف و کرم کا یہ دائرہ انسانوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ہر بے زبان حیوان اور جاندار اس سے بہرہ مند تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ اس کائنات کی کوئی چیز بھی آپ کی بے پایاں رحمت سے محروم اور بے نصیب نہ تھی ہر چیز پر آپ کے جمال کا پرتو تھا۔

مخالفوں کے ساتھ برابر کا سلوک کرنا عدل و انصاف کے عین مطابق ہے اور اسلام اس امر کی اجازت بھی دیتا ہے لیکن صفت جمال کے مظہر اتم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں بھی ہمیشہ عفو و کرم کا سلوک فرما کر درخشندہ مثالیں قائم کی ہیں۔ طائف کا واقعہ بہت مشہور ہے جب آپ وہاں دعوت اسلام دینے گئے تو وہاں کے اوباش لوگوں نے آپ کو پتھروں سے لہولہان کر دیا اور آپ پر آوازے کسے۔ ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اگر اجازت ہو تو میں پہاڑوں کو الٹا کر اس بستی کے رہنے والوں کو اس زیادتی کی قرار واقعی سزا دوں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی شان کو ملاحظہ کیجئے کہ ایسے وقت میں بھی جب کہ آپ دشمنوں کی اذیت کا نشانہ بنے ہوئے تھے آپ نے ان کے لئے کوئی سزا نہ چاہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان کے حق میں یہ دعا کی کہ

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ
فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

کہ اے خدا ان لوگوں کو ہدایت دے کیونکہ یہ حقیقت حال سے بے خبر ہیں

فتح مکہ کا واقعہ اس سے بھی بڑھ کر ایمان افروز ہے یہ وہ واقعہ تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا آپ ایک حاکم اور فاتح کی حیثیت میں مکہ میں داخل ہوئے آپ کے دشمن آپ کے زیر نگیں ہو گئے۔ یہ شرمسار اور اپنے جرم کے معترف دشمن اس انتظار میں تھے کہ اب ہمارے لئے سر قلم کئے جانے کا حکم صادر ہوگا۔ کیونکہ ان کے سنگین اور شرمناک جرموں کی سزا اس سے کمتر تصور میں نہ آ سکتی تھی۔ یہی وہ عظیم موقعہ ہے جبکہ رحمت دو عالم اور جمال کے مظہر اتم حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا ظہور ہوا آپ نے اپنے دشمنوں سے انتقام ضرور لیا لیکن کس قدر شیریں اور پیارا انتقام بجائے ان کے سر قلم کروانے کے ان کے سر ہمیشہ ہمیش کے لئے در حسن و احسان پر جھکا دئے قتل کا حکم سنانے کی بجائے آپ نے ان کو آزادی کی نوید سنائی اور فرمایا۔

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ
اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں بلکہ تمہیں آزاد کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے عفو عام کی مثال دنیا میں نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے کیونکہ یہ اس وجود عالی مقام کا حصہ ہے جو صفت جمال کا مظہر اتم ہے کسی اور کی کیا مجال کہ وہ اس رحمت مجسم کا مقابلہ بھی کر سکے۔

فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکومت کا والی بنا دیا۔ کوئی اور ہوتا تو اپنے لئے تخت و تاج بنواتا اپنے نام کا سکہ جاری کرتا اور دنیا یہ سمجھتی کہ یہ اس کا حق ہے کیونکہ وہ حکومت کا مالک ہے یہ سب باتیں اس کا حق ہیں لیکن باوجود حاکم اعلیٰ ہونے کے اور باوجود اپنے عظیم روحانی منصب کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی تاج یا تخت نہ بنوایا معمولی بستر آپ کا بچھونا رہا۔ مسجد نبوی آپ کا تخت رہا اور حسب سابق عمامہ آپ کے سر مبارک کا تاج رہا۔ یہ بھی آپ کی صفت جمال کا ایک دلکش پہلو ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اپنے صحابہ اور ماننے والوں کے لئے رحمت و محبت سے پُر تھا آپ ان کے لئے مجسم رحمت تھے۔ اس بات کے کہنے میں ذرا بھر بھی مبالغہ نہیں کہ آپ کے سینہ میں ایک ماں سے زیادہ شفیق دل تھا اور عزیز سے عزیز چیز اپنے فدائیوں کے لئے وقف تھی۔ آپ کا یہ لطف و کرم صرف دنیاوی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی آپ کی شفاعت مومنوں کو نصیب ہوگی۔ جو اس بات کا زندہ جاوید ثبوت ہے کہ آپ کی رحمت زمان و مکان کی قید سے بالاتر ہے اور صفت جمال کے جلوے اس دنیا میں بھی ہوتے رہے اور عالم آخرت بھی ان جلوؤں سے منور رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع نوابشاہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۸-۹ امان (مارچ) بروز جمعۃ المبارک و ہفتہ باندھی شہر میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع نوابشاہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور دیگر علماء سلسلہ احمدیہ نے شرکت کی جلسہ کی مختصر روئداد مندرجہ ذیل ہے۔

اجلاس اول۔ مورخہ ۸ مارچ بروز جمعۃ المبارک ۲½ بجے پہلا اجلاس محترم حاجی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نوابشاہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ مقررین کے مختصر تعارف کے بعد تلاوت قرآن پاک نذیر احمد صاحب خادم نے کی۔ تلاوت کے بعد عزیزم مکرم محمد عباس صاحب جاوید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی جس کے بعد محترم مولانا غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ نے سیرت حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیز عبدالحکیم صاحب نے نظم سنائی اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ مقیم باندھی نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا عشق" کے موضوع پر تقریر کی

اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے "جماعت احمدیہ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اجلاس دوم:۔ جمعہ کے روز شبینہ اجلاس ۸½ بجے زیر صدارت محترم رئیس عبداللہ خان ڈاہری صدر جماعت احمدیہ باندھی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عزیزم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر اٹکو انوسٹ کی۔ عزیزم مکرم منصور احمد ملک نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدحیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازیں مندرجہ ذیل علمائے کرام نے تقاریر کیں۔

۱۔ مولوی امین اللہ خان صاحب سالک سابق مبلغ لائبیریا۔ صداقت مسیح موعود کا ایک نشان
۲۔ مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ مقیم باندھی۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۳۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات
۴۔ مولوی عبدالباسط صاحب شاہد سابق مبلغ تنزانیہ۔ ذکر حبیب

ان تقاریر کے دوران مکرم عبدالودود صاحب سماٹری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا کلام سنایا۔ یہ اجلاس ۱۱½ بجے شب تک جاری رہا

اجلاس سوم بہ مورخہ ۹ امان (مارچ) بروز ہفتہ ۹½ بجے صبح آخری اجلاس کا آغاز محترم قریشی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سکھر و جیکب آباد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سید محمد میاں صاحب سلیم نے کی۔ تلاوت کے بعد عزیزم محمد عباس جاوید آف قمر آباد نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد سابق مبلغ تنزانیہ نے خلیفہ اسلام کے آسمانی وعدے کے عنوان پر تقریر کی

اس اجلاس میں دوسری تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خلافت، ظہور مہدی اور بانی سلسلہ احمدیہ کا ظہور" کے موضوع پر نہایت دلچسپ معلومات افزا تقریر کی۔

تیسری تقریر مولوی غلام باری صاحب سیف "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور آمد ثانی کا عقیدہ" کے موضوع پر کی۔ جس میں ان تقاریر کے دوران محترم سید میاں سلیم شاہ صاحب بھائی پوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا منظوم کلام پیش کیا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۵):

مسل نمبر ۲۱۵۸۱

میں مبارک احمد ملک ولد سردار احمد ملک قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۲۵/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ مبارک احمد ملک ۹۵/ہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ۸۵/C ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن چغتائی مولوی فاضل۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۵۸۲

میں طاہرہ نگہت بنت رانا محمد یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۱۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی چھ ماشہ قیمت۔/۲۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پہ بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ۔/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ طاہرہ نگہت بنت رانا محمد یوسف صاحب مکان نمبر ۵۴ بلاک نمبر ۲۷ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ حافظ مسعود احمد صاحب وودو ویڈیکل سروس سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف ولد محمد یامین بلاک ۱۲/۲۷ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۵۸۳

میں اشرف بیگم المعروف عشرت بیگم زوجہ چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ننگل داؤ والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۱۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ۔/۲۰۰ روپے
۲۔ اسباب خانہ داری ٹرنک وغیرہ ملکیتی۔/۱۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ عشرت بیگم زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ساکن ننگل داؤ والہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد چوہدری غلام قادر صاحب ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ منیر احمد ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب ضلع سیالکوٹ (پسر موصیہ)

مسل نمبر ۲۱۵۸۴

میں امتہ المجیب زوجہ راجہ محمد اسلم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۱۱/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی ۲۰ تولے مالیت۔/۶۰۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/۷۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امتہ المجیب معرفت چوہدری سعید احمد عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری سعید احمد عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد راجہ خان بہادر صاحب تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ قائدین مجالس اپنی مجالس سے نمائندے تیار کر کے ان کے نام جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ (۲۰) ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار علی گل خان صاحب سول جج با اختیارات جج فیملی کورٹ راجن پور

مقدمہ ۵/۷۴

بلقیس بیگم بنام نذیر احمد

دعویٰ نان و نفقہ

بنام:۔ نذیر احمد ولد چوہدری حاکم علی ذات جٹ سکنہ جلکے ڈاکخانہ کاہنہ تحصیل و ضلع لاہور۔

ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعیہ نے آپکے خلاف دعویٰ نان و نفقہ عدالت ہذا میں دائر کیا ہوا ہے۔ مدعا علیہ کی تعمیل آسانی سے نہیں ہو رہی ہے۔ لہذا مدعا علیہ کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ بتقرر ۲۳/۴/۷۴ بوقت ۷½ بجے عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر جوابدہی کریں۔ ورنہ آپکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ بعد گزرنے پیشی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۷۴ء بہ ثبت مہر عدالت جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت)

بقیہ صفحہ ۴

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے "فیضان نبوت محمدیہ" کے موضوع پر کی۔ یہ اجلاس ½۱ بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کیلئے پردہ کا انتظام تھا۔ ضلع نواب شاہ اور خیرپور کے علاوہ نواح سندھ کے احباب اور غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ کا یہ سالانہ جلسہ دو روز جاری رہ کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اپھارہ کا سٹاک

ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ۔/۱ روپیہ نرخ بازار بادہ ۲۵ کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ ، ۶۰۷

قابل فروخت

ایک عدد جے۔ ایف۔ کمبائن ہارویسٹر J.F. COMBINE HARVESTER بمعہ بہت سے فالتو پرزوں کے نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت موجود ہے۔ ضرورتمند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رجوع کریں۔

مرزا لقمان احمد

ضرورت منشی

سرگودھا ڈویژن میں ایک زرعی فارم کے لئے ایک قابل اور محنتی احمدی منشی کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی باڑی کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ صحت مند سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنے امیر یا صدر حلقہ کی تصدیق سے درج ذیل پتہ پر ۱۰ اپریل تک درخواستیں بھجوائیں یا حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو کریں۔

ش۔ الف

معرفت حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے تحت

افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمتِ خلق اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و برکت

ایک احمدی ڈاکٹر کی طرف سے خدائی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے غانا کے گمنام گاؤں میں قائم کردہ احمدیہ ہسپتال کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آہستہ آہستہ ہمارے ہسپتال کی شہرت دیگر ملحقہ ممالک تک پہنچ گئی چنانچہ غانا کے علاوہ آئیوری کوسٹ نائیجیریا، اپر وولٹا اور ڈھومی سے بھی مریض آنے لگے۔ ان میں اعلیٰ سرکاری حکام، وزراء، چیفس اور علاقوں کے امراء بھی شامل تھے جو سرکاری ہسپتالوں کی تمام سہولتوں کو یکسر نظر انداز کر کے ہمارے ہسپتال میں آتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ:-

"اس ہسپتال میں اور اس کے ڈاکٹر کے ہاتھ میں خدا نے خاص شفاء رکھی ہے اس لئے ہم یہیں علاج کرائیں گے خواہ ہمیں دقت ہی کیوں نہ ہو"

محترم ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کے دوران بتایا کہ ابتداءً ہمارے ہسپتال میں صرف پانچ بستروں کا انتظام تھا۔ ضروری سامان اور سٹاف نہ ہونے کے برابر تھا۔ اسی حالت میں دعائیں کرتے ہوئے کام شروع کیا۔ اگر سہارا تھا تو یہ کہ خلیفۂ وقت کی دعائیں ساتھ ہیں۔ مشکلات اور پریشانیوں کے بڑے بڑے دور آئے۔ مقامی عیسائیوں کے علاوہ حکومت کے بعض ایسے متعصب حکام بھی ہمارے سخت مخالف ہو گئے جو براہِ راست ہسپتالوں کے افسر تھے۔ انہوں نے اعلانیہ ہمیں دھمکیاں دیں کہ ہم احمدیوں کو ہسپتال نہیں چلانے دیں گے بلکہ انہیں اپنے ملک سے نکال کر دم لیں گے لیکن خدا کی شان ہے کہ یہ لوگ خود ناکام اور ذلیل و خوار ہوئے اور ہمیں کامیابی پہ کامیابی حاصل ہوئی حتیٰ کہ آج یہ حالت ہے کہ محض خدا کے فضل سے ہمارے ہسپتال کی ایک نہایت وسیع اور دیدہ زیب عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ ہمارا اسٹاف ۲۵ بیڈ کے لئے ہے مگر عملاً ۵۰ سرجیکل مریضوں کیلئے انتظام موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی قریباً ایک صد گھماؤں پر مشتمل ایک وسیع قطعہ اراضی بھی ہمیں مل چکا ہے جس میں احمدیہ سیکنڈری سکول قائم کیا جائیگا۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ تین سال کے اس عرصہ میں وہ اپنے ذاتی خرچ سے دو خوبصورت مساجد بھی تعمیر کرا چکے ہیں۔ یہ جملہ عمارات ڈاکٹر صاحب نے اپنی ذاتی نگرانی میں کم و بیش تیس لاکھ روپیہ کے مصرف سے تعمیر کرائی ہیں اور ایسی حالت میں تعمیر کرائی ہیں جبکہ آپ دن بھر مریضوں کے معائنہ، علاج اور اپریشنوں میں مصروف رہتے تھے۔

تین ہزار پیچیدہ اور بڑے اپریشن

محترم ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کے دوران بتایا کہ تین سال کے اس عرصہ میں کم و بیش تین ہزار بڑے اپریشن کئے گئے اور خدا کے فضل سے قریباً سارے ہی اپریشن کامیاب رہے۔ ان میں ایسے پیچیدہ اور میجر اپریشن بھی شامل ہیں جو بالعموم افریقہ کے ہسپتالوں میں نہیں کئے جاتے بلکہ مریضوں کو یورپ لے جا کر وہاں اپریشن کرائے جاتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بعض بڑے اور پیچیدہ اپریشنوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح معجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ ان اپریشنوں کو کامیاب کرتا رہا۔ آپ نے بتایا کہ ایک پیچیدہ اپریشن کے لئے عیسائیوں کے ہسپتال میں مجھے بلایا گیا مگر میں نے انہیں بتایا کہ مجھ میں تو کوئی قابلیت نہیں ہے یہ ساری برکت خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی ہے۔ اور یہ برکت اسی ہسپتال میں حاصل ہو سکتی ہے جسے خلیفۂ وقت کی ہدایت کے ماتحت تعمیر کیا گیا ہے لہذا میں اپنے ہسپتال میں ہی اپریشن کروں گا چنانچہ مریض کو ہمارے ہسپتال میں لایا گیا۔ میں نے دعائیں کرتے ہوئے اپریشن کیا جو الحمد للہ معجزانہ رنگ میں کامیاب ہوا اور مریض شفایاب ہو کر رخصت ہوا۔

غریب مریضوں کا علاج بالعموم مفت یا برائے نام فیس لے کر کیا جاتا ہے جبکہ امراء سے پوری فیس لی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مالی لحاظ سے خدا نے ہم پر اتنا فضل کیا کہ بعض اوقات ایک ایک دن میں پانچ پانچ ہزار روپے آمد بھی ہوتی رہی۔ آپ نے بتایا کہ اس آمد کا چوتھا حصہ ڈاکٹر کا ہوتا ہے جبکہ باقی تین حصے جماعت کے ہوتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حال ہی میں ۹ر مارچ ۱۹۷۴ء کو ہمارے ہسپتال کی نہایت خوبصورت عمارت کی باضابطہ افتتاحی تقریب بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی ہے جس میں کم و بیش دس ہزار افراد شامل ہوئے۔ دور دراز علاقہ ہونے کے باوجود غانا کے صدرِ مملکت نے خود آ کر اس ہسپتال کا افتتاح کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ خود تو اپنی اہم مصروفیات کی وجہ سے نہ آ سکے مگر انہوں نے اپنے نمائندہ کے طور پر غانا کے وزیر صحت کو بھجوایا چنانچہ وزیر صحت نے آ کر ہسپتال کا باضابطہ افتتاح کیا اور جماعت کی رفاہی خدمات کو بہت سراہا۔ ملک کے ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات نے اس خبر کو نمایاں طور پر نشر کیا اور تصاویر شائع کیں۔ غانا میں متعین پاکستانی سفیر بھی اس موقع پر موجود تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ جو کچھ ان کے ساتھ پیش آیا وہ تو محض ایک مثال ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ افریقہ کے مختلف ممالک میں جو احمدی ڈاکٹر بھی نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں کم و بیش ان سب نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے روشن نشان دیکھے ہیں اور خدا نے ان کے ہاتھوں میں ایسی شفا رکھی ہے جو یقیناً معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام اور خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہماری حقیر اور ناچیز مساعی کے امید سے کہیں بڑھ کر مبارک نتائج ظاہر فرمائے ہیں۔ الحمد للہ۔

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ اول)

کے جامع تھے آپ دنیا کی ساری قوموں کے لئے تاقیامت کامل ترین شریعت لے کر آئے یہی وجہ ہے کہ آپ کو جو کامیابی حاصل ہوئی وہ بھی غیر معمولی اور عدیم المثال ہے۔ آپ کے وجود باجود میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے گویا پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ عطا فرمایا جس میں ہر نبی کی خوشبو اور مہک بدرجہ کمال پہنچی ہوئی ہے۔ آپ کی تاثیراتِ روحانیہ انقلاب انگیز تھیں۔ آپ کے روحانی کمالات اور فیضان کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور تا ابد جاری رہیگا حق یہ ہے کہ حضور کے انہی کمالات کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم کی جس کے ذریعہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی مہم کامیابی سے جاری ہے۔ یہی وہ کمالات ہیں جن کا اظہار آیت خاتم النبیین میں کیا گیا ہے اور جن سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ درست ہے کہ

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

محترم مولانا صاحب موصوف کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے ہر حصہ میں بخصوصیت واضح اور نمایاں رنگ میں ہمارے سامنے آتی ہے کہ حضور نے جو کچھ فرمایا اپنی عملی زندگی میں اس پر عمل بھی کر کے دکھایا۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ لوگوں کی زندگیاں اعمال و کردار کے تضاد سے بھری پڑی ہیں سیرۃ نبوی کی اس خصوصیت کو ہر لمحہ ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہئیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ ہم اپنی عملی زندگیوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھال لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ میں مختلف تقاریر کے بعد وقفہ وقفہ سے ربوہ کے شعراء مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر۔ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر اور مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے اپنا نعتیہ کلام بھی پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ بالآخر اجتماعی دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

میرے ابا جان قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ (سابق وکیل المال تحریک جدید) ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جارہی ہے میو ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الحی قریشی ۱۳۴-اے "دار الحمد" نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴